Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۲ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۱۷ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ — ۲۳ صلح ۱۳۵۲ ہش — ۲۳ جنوری ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہیئے اس سے محبت الٰہیہ بڑھتی ہے

جو شخص خدا کے فضل و کرم کو چھپانا چاہتا ہے وہ نفاق سے کام لیتا ہے

"خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہیئے، اِس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کیلئے ایک جوشش پیدا ہوتا ہے، تحدیث کے یہی معنے نہیں ہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہیئے۔ مثلاً ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ عمدہ کپڑے پہن سکتا ہے لیکن وہ ہمیشہ میلے کچیلے کپڑے پہنتا ہے اِس خیال سے کہ وہ واجب الرحم سمجھا جاوے یا اس کی آسُودہ حالی کا حال کسی پر ظاہر نہ ہو، ایسا شخص گناہ کرتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم کو چھپانا چاہتا ہے اور نفاق سے کام لیتا ہے، دھوکہ دیتا ہے اور مغالطہ میں ڈالنا چاہتا ہے یہ مومن کی شان سے بعید ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ملتا تھا پہن لیتے تھے اعراض نہ کرتے تھے جو کپڑا پیش کیا جاوے اُسے قبول کر لیتے تھے۔ لیکن آپؐ کے بعد بعض لوگوں نے اسی میں تواضع دیکھی کہ رہبانیت کی جُزو ملا دی۔ ... مگر اسلام ایسی باتوں کو کمال میں داخل نہیں کرتا۔ اسلام کا کمال تو تقویٰ ہے جس سے ولایت ملتی ہے، جس سے فرشتے کلام کرتے ہیں، خدا تعالیٰ بشارتیں دیتا ہے۔ ہم اِس قسم کی تعلیم نہیں دیتے۔ کیونکہ یہ اسلام کی تعلیم کے منشاء کے خلاف ہے۔ ....

ہمارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسوۂ حسنہ ہیں۔ ہماری بھلائی اور خُوبی یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، آپؐ کے نقشِ قدم پر چلیں اور اس کے خلاف کوئی قدم نہ اُٹھائیں"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۴۳، ۴۴۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۲ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

احباب التزام کے ساتھ حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۲ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

نزلہ اور سر درد کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

ربوہ ۔ ۲۲ صلح ۔ کل بروز منگل چار بجے بعد دوپہر ایوان محمود میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام محترم شیخ عبدالقادر صاحب محقق نے "حضرت مریم صدیقہ قرآن حکیم اور تاریخ کی روشنی میں" کے زیر عنوان اپنا ایک اہم تحقیقی مقالہ پڑھا جو ۵۰ منٹ تک جاری رہا۔ آخر میں سوال و جواب کا موقع بھی دیا گیا۔ صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔

محترم چوہدری فضل احمد صاحب سابق ناظر تعلیم حال مستقل آنریری کارکن وقف عارضی عیدالاضحیٰ کے روز شدید اعصابی کمزوری میں مبتلا ہوگئے۔ زبان اور بائیں ٹانگ پر بھی اثر ہوگیا تھا۔ اب بفضلہ تعالیٰ پہلے سے حالت بہتر ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(ابوالعطاء جالندھری)

سیرالیون کا پانچواں احمدیہ سیکنڈری سکول

سیرالیون کا ایک اہم قصبہ روکوپُر ہے۔ جہاں اسلام کا پیغام مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحبؓ نے آج سے تیس چالیس سال قبل پہنچایا تھا۔ ایک عرصہ سے احمدیہ مڈل سکول وہاں کام کر رہا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تاریخی دورہ مغربی افریقہ کے معاً بعد وہاں سیرالیون کا پانچواں احمدیہ سیکنڈری سکول قائم فرمانے کا ارشاد فرمایا حکومت کی موجودہ سخت پالیسی اور عیسائی افسروں کی مخالفت کے باوجود ہمیں ۱۹۷۱ء میں نصرت جہاں احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپُر قائم کرنے کا موقع مل گیا۔ گو داخلہ کا وقت گزر چکا تھا تاہم ۲۷ طلباء کی ایک کلاس سے سکول کا آغاز ہوگیا۔ مقامی چیف سے سکول کی مستقل عمارت کے لئے زمین حاصل کرکے ۱۹۷۲ء کے شروع میں سکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اب آخری اطلاع کے مطابق سکول کی نئی عمارت پر چھت ڈال دی گئی ہے۔ ادھر سکول میں دوسرے سال طلباء کی تعداد ۲۷ کی بجائے ۱۰۰ تک جا پہنچی ہے۔ مکرم انور احمد صاحب گھمن ایم۔ ایس۔ سی۔ پرنسپل سکول کی ترقی کے لئے دن رات ایک کر رہے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کے جملہ تعلیمی اداروں کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی عطاء فرمائے اور غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے کی مہم میں یہ احسن کردار ادا کرنے والے ثابت ہوں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد ہمیشہ پیش نظر رکھیئے:۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ماہ صلح ۱۳۵۲ھش

دولت کی حرص اور اس کا انجام!

آجکل دنیا میں ہر کسی کو دنیا کمانے کی پڑی ہوئی ہے۔ ہر شخص دنیا کی زینتوں کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ جسے دیکھو حلال اور حرام کی تمیز کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دولت سمیٹنے کی فکر میں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان برائے نام رہ گیا ہے اور حیات الآخرۃ پر سے ایمان بالکل اُٹھ چکا ہے۔ باقی دنیا جو چاہے سو کرے ایک مسلمان کے لئے اگر وہ صحیح معنوں میں مسلمان ہے اس امر کی گنجائش ہی نہیں ہے کہ وہ دین کو تیاگ کر اور آخرت کو قربان کر کے دنیا کمانے اور دولت سمیٹنے کی فکر میں گھلتا رہے۔

اسلام نے دُنیا کمانے سے منع نہیں کیا ہے لیکن اس امر کی اجازت نہیں دی ہے کہ انسان آخرت کے ثواب پر دنیا کی آسائشوں اور اس کی زینتوں کو ترجیح دے۔ خدا تعالےٰ نے دُنیا کی زینتوں اور آخرت کے ثواب کا علیحدہ علیحدہ ذکر کر کے پہلے تو یہ بتایا ہے کہ آخرت کا ثواب دنیا کی زینتوں کے مقابلہ میں بہت بہتر اور بہت ارفع و اعلیٰ ہے اس لئے کہ وہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ اس کے باوجود کہ آخرت کا ثواب بہت بہتر اور اعلیٰ اور ہمیشہ رہنے والا ہے بعض لوگ دنیا کے ثواب کو آخرت کے ثواب پر ترجیح دیتے ہیں۔ جو ایسا کرتے ہیں خدا انہیں دنیوی اموال اور دنیوی آسائشیں دے دیتا ہے وہ پھر انہیں میں غرق رہتے ہیں اور اپنے آپکو ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والے ثواب آخرت سے محروم کر لیتے ہیں اور گھاٹا پانے والوں میں ہو جاتے ہیں۔ بر خلاف اس کے جو آخرت کے ثواب کو ترجیح دیتے ہیں اور دُنیوی اموال کی چنداں پرواہ نہیں کرتے ان کے لئے آخرت کا ثواب بھی مقدر کر دیا جاتا ہے اور پھر دنیوی نعمتوں سے بھی اُنہیں حصۂ وافر عطا کیا جاتا ہے۔ وہ نہ دُنیا میں خسارہ میں رہتے ہیں اور نہ آخرت میں۔ ان کے لئے نفع ہی نفع ہوتا ہے، خسارہ کا سوال ہی نہیں رہتا چنانچہ پہلے اللہ تعالیٰ دنیوی زینتوں کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے:۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ

(آل عمران آیت ۱۶)

(اے رسول) تو کہہ دے کیا میں تمہیں اِن (دنیوی زینتوں) سے بھی بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے (یعنی دنیوی زینتوں کے پیچھے نہیں بھاگیں گے) اُن کیلئے انکے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں بسیں گے، اُن کے لئے پاک بیویاں اور اللہ کی رضا مقدر ہے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ ہر چند کہ آخرت کا ثواب دنیا کی زینتوں سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے پھر بھی بعض لوگ دنیوی زینتوں کی حرص میں مبتلا ہو کر صرف انہی کی طلب میں مبتلا ہو جاتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے:۔

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ (آل عمران آیت ۱۵۳)

بعض تم میں سے دنیا کے طالب ہوتے ہیں اور بعض تم میں سے آخرت کے طلبگار۔

ان میں سے جو شخص جس چیز کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہی دیدیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا (آل عمران آیت ۱۴۶)

جو شخص دنیا کے بدلہ کا طالب ہو ہم اُسے اس میں سے دیں گے اور جو شخص آخرت کا بدلہ چاہتا ہو ہم اسے اس میں سے دیں گے۔

اب جو شخص آخرت کے بدلہ پر دُنیا کے بدلہ کو ترجیح دیتا اور اس کا طالب ہوتا ہے وہ سراسر گھاٹے میں رہتا ہے کیونکہ وہ چند روزہ زندگی کی آسائشوں کی تو تمنا کرتا ہے اور ہمیشہ کی خوشی اور خوشحالی کو چھوڑتا ہے۔ اسی لئے فرمایا:۔

اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ

(المومن آیت ۴۰)

یہ ورلی زندگی صرف ایک چند روزہ فائدہ ہے اور اُخروی زندگی ہی یقیناً ایک پائیدار ٹھکانا ہے۔

پھر دنیوی نعمتوں اور مال و منال جن کی خاطر ایک عاقبت نااندیش انسان اُخروی زندگی کی ہمیشہ قائم رہنے والی نعمتوں کو خاطر میں نہیں لاتا اور ان سے مُنہ پھیر لیتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی حقیقت اور انجام سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ

(الحدید آیت ۲۱)

اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اُگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے پھر اس کے بعد گلا ہوا چورا ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں ایسے دنیاداروں کے لئے سخت عذاب مقرر ہے۔

جہاں دنیا کی زینتوں پر جان دینے اور انہیں کو سب کچھ سمجھتے ہوئے انہیں حاصل کرنے والے آخرت کے ثواب سے محروم رہتے ہیں وہاں جو لوگ آخرت کے ثواب کو ترجیح دیتے ہوئے صرف اور صرف اسی کے طالب ہوتے ہیں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کے بدلہ سے محروم کر دیتا ہے۔ وہ انہیں آخرت کے بدلہ کے ساتھ ساتھ بن مانگے دنیا کا بدلہ بھی عطا کرتا ہے۔ وہ دنیا کی زینتوں سے بھی متمتع ہوتے ہیں اور آخرت کی دائمی نعمتیں بھی ان کے لئے مقدر کر دی جاتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے جنہوں نے آخرت کی بھلائی کو ترجیح دی اور صرف اور صرف اسی کے طالب ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

(آل عمران آیت ۱۴۹)

پس اللہ نے انہیں دنیا کا بدلہ بھی دیا اور آخرت کا بہترین بدلہ بھی انہیں عطا فرمایا اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔

پس اصل چیز اُخروی زندگی اور اس کی ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی نعمتیں ہیں نہ کہ چند روزہ ورلی زندگی کی سراسر بے حیثیت اور ناپائیدار آسائشیں۔ اسلام کہتا ہے کہ دنیا کماؤ اور ضرور کماؤ لیکن دنیا کو اپنا مطلوب و مقصود نہ بناؤ۔ دنیا کمانے کی ایک ہی غرض ہونی چاہیئے کہ اس سے آخرت سنوارنے میں مدد ملے۔ اب جو شخص آخرت سنوارنے کی فکر کرے گا خدا تعالیٰ اُسے دنیا میں بھی خسارہ میں نہیں رکھے گا۔ وہ دنیوی نعمتوں سے بھی متمتع ہوگا اور اُخروی زندگی کے نعماء بھی اسے ملیں گے۔ بر خلاف اس کے جو آخرت سے مُنہ موڑ کر دنیوی زندگی کی زینتوں کا طلبگار ہوگا خدا اسے دنیوی اموال عطا تو کرے گا لیکن یہ اموال اُس کے لئے اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی عذاب کا موجب ثابت ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔

پس ایک سچے اور حقیقی مسلمان کے لئے دنیا میں دولت کی حرص میں مبتلا ہونے اور حلال و حرام کی تمیز کے بغیر اندھا دھند دولت سمیٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ سراسر خسارہ کا سودا ہے۔ چند روزہ عیش کی خاطر ابد الآباد کا عذاب مول لینا پرلے درجہ کی نادانی اور بے وقوفی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام

محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ پنجاب ۔ سرگودھا

(۳)

حضرت مسیح موعودؑ کے بعض تجدیدی کارنامے

اس کلام الٰہی نے آپ کو حَکَم عدل کے مقام پر کھڑا کر دیا اور آپ نے ان تمام غلطیوں کو دور کیا جو اسلامی تعلیم میں داخل کر دی گئی تھیں۔ اور اس طرح سے یہ تعلیم واقعی روشن نظر آنے لگی۔ از انجملہ ایک یہ غلطی تھی کہ قرآن کریم کی بعض آیات منسوخ ہیں۔ یہ غلطی قرآن کریم کو مشکوک بناتی تھی اور اسکے لئے حفاظت الٰہی کے وعدہ میں رخنہ ڈالتی تھی۔ اور اس کے ایک حصہ پہ عمل نہ کرنے کا بہانہ مہیا کرتی تھی۔ ان آیات کو پانصد تک پہنچا دیا گیا تھا۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں۔ اور اس کا ایک ایک لفظ برکتوں سے بھرا ہوا ہے اور واجب العمل ہے

از انجملہ ایک یہ غلطی تھی کہ مسیح ناصری علیہ السلام بجسد عنصری آسمان پر چلے گئے ہیں اور وہی ایک وقت آسمان سے اتر کر امت محمدیہ کی اصلاح کریں گے۔ اس عقیدہ نے عیسائیت کو بے حد تقویت پہنچائی۔ وہ اس عقیدہ کی وجہ سے گویا مسلمانوں کی گردنوں پر سوار ہو گئے۔ اور نعوذ باللہ من ذالک اس سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی پر حضرت مسیح کی برتری ثابت کرنے لگے۔ حالانکہ ان کو اس بزرگ نبی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نسبت۔ انہوں نے کہا کہ ایک کو تو خدا نے تکلیف کے وقت آسمان پر اٹھا کر اپنے پاس بٹھا لیا اور دوسرے کو مکہ سے بھاگ کر اپنی جان بچانی پڑی اور آخر میں وفات پا کر زیر زمین دفن ہوئے۔ مسلمانوں نے اس عقیدہ کو کیونکر باور کر لیا عیسائیوں نے اس سے خوب فائدہ اٹھایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عقیدہ کا شدت سے رد کیا۔ آپ نے بتایا کہ قرآن سے حضرت مسیح کا جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ بالبداہت آپ کی وفات ثابت ہوتی ہے جس کے لئے آپ نے زبردست دلائل دئے۔ جن کے توڑنے کے لئے چیلنج پر چیلنج دئے لیکن کوئی ان کا رد نہ کر سکا۔ یہ وفات مسیح گویا عیسائیت کی موت ہے۔ انکی بلڈنگ کا بنیادی پتھر مسیح کا آسمان پر جانا ہے۔ یہی نعوذ باللہ اس کی الوہیت کی دلیل ٹھہرتی ہے۔ یہی کفارہ کی بنیاد ہے۔ اس طرح سے عیسائیت کے سارے عقیدے باطل ہو جاتے ہیں۔

از انجملہ وہ معجزات ہیں۔ جو قرآن کریم کے سرسری معنے لے کر حضرت مسیح کی طرف منسوب کر دئے گئے۔ پرندوں کا بنا کر اڑا دینا۔ مبروص اور کوڑھیوں کا تندرست کرنا۔ جسمانی مردوں کو زندہ کرنا لوگوں کو ان کا کھایا پیا بتانا۔ دودھ پینے کی عمر میں علم و حکمت کی باتیں کرنا اور دعوےٰ نبوت کرنا وغیرہ۔ ان معجزات کے بیان نے بھی عیسائیوں کے ہاتھوں کو خوب مضبوط کیا۔ بن باپ تو وہ تھے ہی۔ جسمانی رفع اور یہ معجزات ساتھ ملا کر ان کی الوہیت میں کوئی شبہ نہ رہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خود ہی ہم نے یہ سب مواد مہیا کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے بیان کردہ معجزات کا صحیح مفہوم بیان کیا جس سے ان کی تائید الوہیت ختم ہو گئی۔ اس قسم کے بھی اور ان سے بہت بڑھ کر معجزات ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ کے مقدس ہاتھوں سے ظاہر ہوئے۔ بن باپ پیدائش قانون قدرت کے رو سے ممکنات سے ہے اگرچہ انسانوں میں بہت کم ایسا ہوتا ہے۔ لیکن اس کی مثالیں ملتی ضرور ہیں بہر حال یہ کوئی فضیلت کی بات نہیں۔ انسانوں کے علاوہ بیشمار کیڑے مکوڑے وغیرہ بغیر باپ کے پیدا ہوتے ہیں اور اس میں ان کی کوئی فضیلت نہیں۔

ازاں جملہ وہ قصے کہانیاں ہیں جو قرآن کریم میں داخل کر دئے گئے۔ آپ نے ان مقامات کی صحیح تفسیر بیان فرمائی اور قرآن کریم کو علم و حکمت کا مجموعہ اور نہایت اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیوں پر مشتمل ثابت کیا

از انجملہ ایک یہ مسئلہ بھی ہے کہ اسلام نے مرتد کی سزا قتل رکھی ہے آپ نے بتایا کہ یہ سراسر اسلامی تعلیم کے منافی ہے بلکہ اس سے تضحیک۔ قرآن کریم میں ایک پختہ اصول لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ آیت ۲۵۰) بتاتا ہے۔ یعنی اسلام میں کسی قسم کا جبر نہیں۔ نہ ہی اسلام میں داخل کرنے کے لئے اور نہ ہی اسلام میں رکھنے کے لئے۔ اسلئے تلوار کے ساتھ مسلمان بنانا ہرگز جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت کے نہایت مؤثر دلائل بتا دئے ہیں۔ صرف انہی کے استعمال سے کسی کو مسلمان بنایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مسلمان نہ رہنا چاہیئے تو یہ اس کی انتہائی بدبختی ہے لیکن اس پر کوئی جبر اور کوئی سزا نہیں۔ سزا کا ذکر صرف اس جگہ آتا ہے جہاں جنگ کی حالت میں کوئی شخص مسلمانوں میں سے نکل کر دشمنوں کے ساتھ جا ملے اور جنگ میں ان کی تقویت کا موجب بنے۔ اگر اسلام میں جبر کو داخل کیا جائے تو یہ قبولیت اسلام میں کتنی زبردست روک ہے اور مہذب اقوام اس کو کس نگاہ سے دیکھیں سو آپ نے تبلیغ اسلام میں اس روک کو بھی دور کیا۔

از انجملہ ایک یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے آپ نے بتایا کہ مستقل اور تشریعی نبوت کا دروازہ بیشک بند ہے قرآن کریم ایک مکمل اور آخری تعلیم ہے۔ اس کے بعد اب کوئی تعلیم نہیں آ سکتی لیکن ظلی اور غیر تشریعی نبوت کا دروازہ کھلا ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ جاری کا نتیجہ ہے۔ آپ کی غلامی اور صرف غلامی میں یہ مقام انسان کو مل سکتا ہے اور کسی طرح سے نہیں۔ اور اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اصل فضیلت ہے۔ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو دوبارہ آسمان سے لایا جائے اور وہ یہاں نبوت کریں تو یہ یقیناً ختم نبوت میں رخنہ پیدا کرنا ہوگا۔ کیونکہ انہیں براہ راست خدا سے نبوت ملی تھی۔ نہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں۔ جس مسیح اور مہدی کا اس امت میں آنا مقدر تھا وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اور آپ کے غلاموں میں سے ہی ہونا تھا۔ اس عقیدہ کی درستی ایک بہت بڑی اصلاح تھی۔ جو آپ کے ذریعہ کی گئی۔

اسی طرح اور بے شمار غلطیاں اسلامی تعلیم میں داخل کر دی گئی تھیں جن کو آپ نے دور کیا اور اسلام کو پھر وہ تازگی ملی جو ابتداء میں اسے حاصل تھی یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے تحت ہوا کہ اس نے اپنے ایک بندے سے کلام فرمایا۔

خدا تعالیٰ کی صفت مجیب الدعوات کا ظہور

(۲) اب اللہ تعالیٰ کی دوسری صفت بیان کی جاتی ہے جو اس انقلاب کا خاص طور پر موجب ہوئی۔ وہ ہے اللہ تعالیٰ کا مجیب الدعوات ہونا۔ یعنی دعاؤں کو قبول فرمانے والا۔ یہ قبول کرنا دو طور سے ہوتا ہے یا تو محض عمل سے۔ یا قول اور عمل دونوں سے۔ یعنی یا تو اس دعا کو قبول فرما کر وہ کام اس طرح یا جس طرح وہ مناسب خیال فرمائے کر دیتا ہے۔ لیکن اپنے بندے کو قبل از وقت اس کی قبولیت یا عدم قبولیت کے متعلق اطلاع نہیں دیتا یا محبت کے اظہار کے طور پر پہلے قبل از وقت اطلاع بھی دے دیتا ہے یہ دوسری صورت درحقیقت اعلیٰ درجہ کی قبولیت ہے اور یہ قبولیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے آقا و سردار حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں بے حد و حساب دی گئی۔ گویا طبیعت اس میں بھی اپنا کام پورا کر گئی۔ آپ کی دعاؤں پر اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب کس کس طرح ظاہر ہوتی۔ اس سے آپ کی تمام تحریریں بھری ہوئی ہیں۔ براہین احمدیہ پہلے چار حصے۔ نزول المسیح۔ تریاق القلوب۔ حقیقۃ الوحی۔ قادیان کے آریہ اور ہم۔ اور حضور کی دیگر کتب میں ان کی سینکڑوں مثالیں درج ہیں۔ "قادیان کے آریہ اور ہم" میں آپ نے وہ مثالیں درج فرمائی ہیں جن کے متعلق قبل از وقت قادیان کے آریہ صاحبان کو بتا دیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کرے گا اور پھر بعینہ اسی طرح ہوا۔

مسیح موعودؑ کی دعاؤں میں متعدد صفات الٰہیہ کے نمونے

اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے اظہار میں درحقیقت بہت سی دیگر صفات کا اظہار ہوتا ہے جب اس قبولیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کوئی بات قبل از وقت بتاتا ہے تو اس کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جب کسی دعا کی قبولیت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کام کرتی ہے تو اس کا قادر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جب وہ دعا کوئی خاص علم دعا کرنے والے کو عطا کرتی ہے تو خدا کا علیم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جب اس کے نتیجہ میں

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم قاضی محمد عمر صاحب آف ہوتی مردان

(محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد)

محترم قاضی محمد عمر صاحب آف ہوتی مردان ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء کو بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ نے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔

آپ ایک اچھے زمیندار، ذی علم، صاحب فکر اور دانشمند انسان تھے۔ شجاعت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کے ہوش و حواس آخری دم تک قائم رہے۔ حال ہی میں جب جلسہ سالانہ سے ان کے لڑکے قاضی اکبر خان صاحب واپس آئے تو ان سے تمام روئیدادِ جلسہ پوچھتے اور سنتے رہے۔ آپ کی گفتگو بڑی شیریں، فصیح و بلیغ متانت و سنجیدگی سے پُر اور مدلل ہوتی تھی۔ آپ سیکرٹری تبلیغ و تعلیم تربیت کے عہدہ پر بھی فائز رہ چکے تھے۔ اور تبلیغ کے لئے دور دور تک چلے جایا کرتے تھے۔ آج سے پچاس ساٹھ سال قبل عیسائی پادری صاحبان ہر شہر اور قریہ میں سر بازار تبلیغ عیسائیت کی مہم میں مصروف رہا کرتے تھے۔ اور ذہین و فہیم حضرات کے لئے علماء کرام کی طرف سے مناظروں میں پادری صاحبان کو مسکت جواب نہ ملنا اسلام کی طرف سے شبہ میں ڈالنے کے مترادف ہوتا تھا قاضی صاحب ان امور کو دیکھ کر بڑے ششدر اور پریشان ہوا کرتے تھے۔ اُن کو اپنے ایک دوست صفدر نامی کی رفاقت میں ایک تعلیمی کورس کے سلسلہ میں پشاور جا کر قصہ خوانی بازار کے ایک بالاخانہ میں قیام کرنا پڑا۔ وہاں اُسی بالاخانہ کے ایک کمرہ کے کونہ میں ردی کاغذات کا ذخیرہ دیکھا۔ وہاں سے ایک رسالہ قاضی صاحب کے ہاتھ آگیا۔ جس کا سرورق پھٹا ہوا تھا اس کو پڑھنا شروع کر دیا اس کے ختم پر وہ رسالہ انہوں نے صفدر صاحب کے حوالہ کر دیا اور خود اُسی ذخیرہ سے ایک اور کتاب نکال لائے اُسے بھی شوق سے پڑھا۔ ان کتب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے صداقتِ اسلام اور عیسائی پادریوں کے اعتراضات کے مسکت جواب درج تھے۔ اس مطالعہ سے اُن پر احمدی لٹریچر کے ذریعہ اسلام کی حقانیت اور عیسائیت کے اعتراضات کی حقیقت واشگاف ہو گئی۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ آپ نے حنفی علماء کرام سے احمدیہ لٹریچر کی روشنی میں چھ ماہ تک بحث کی۔ علماء کرام جب ان کو مطمئن نہ کر سکے تو جلسہ سالانہ قادیان پر جا کر بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد شدید مخالفت کا دَور شروع ہوا۔ حتّٰے کہ مخالفین نے اُن کو قتل کرانے کا منصوبہ بنایا مگر جو شخص خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آجاوے اسے کون دکھ دے سکتا ہے۔ قتل پر آمادہ شخص پشیمان ہو گیا۔ اور اس نے اپنا راز فاش کر دیا۔

آپ حق کے موقف پر قائم رہتے ہوئے بڑے سے بڑے آدمی کے مقابلہ پر ڈٹے رہتے اور کبھی پیچھے نہ ہٹتے۔ اپنے گاؤں کے چیف کے ساتھ ۱۳ سال تک مقدمہ جاری رکھنے کے بعد جب کچھ زمین عدالت کے ذریعہ حاصل کر لی تو اس کی ذاتی استدعا پر وہ زمین بلا قیمت اسے دے دی۔ اور اسطرح اپنی بلند کرداری کا ثبوت دیا۔

قاضی صاحب کی وفات سے چند ماہ قبل اُن کی اہلیہ صاحبہ بھی داغ مفارقت دے چکی تھیں۔ آپ دو دن بیمار رہ کر ۳۱ دسمبر کو تین بجے دن فوت ہوئے یکم جنوری کو ۲ بجے دن جنازہ اٹھایا گیا انہیں ان کے آبائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ جنازہ میں پشاور، نوشہرہ، مردان۔ ہوتی۔ ٹوپی اسماعیلہ۔ پنج پیر وغیرہ کے احمدی افراد کے علاوہ خاکسار کو بھی مانسہرہ سے مع چار رفقاء جنازہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی محمد الطاف صاحب پشاوری نے بزبان پشتو حاضرین سے قرآن کریم کی روشنی میں دنیا کی بے ثباتی اور اسلامی اخلاق اپنانے سے متعلق خطاب کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض بعثت اور آپ کے آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہونے سے روشناس کرایا اور خاتمہ بالخیر کی دعا کرائی۔ قاضی صاحب نے اپنے پیچھے دو لڑکے میجر قاضی اکبر جان اور نثار احمد جان صاحب چار لڑکیاں اور مرحوم پسر قاضی اللہ جان کے چار لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑھاپے میں انہیں اپنے بڑے بیٹے کرنل قاضی اللہ جان صاحب کی وفات کا صدمہ پیش آیا جسے انہوں نے بہت صبر سے برداشت کیا لیکن ان کی صحت پر اس کا بُرا اثر پڑا۔

احباب کرام جہاں قاضی صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں وہاں ان کے پسماندگان کو بھی اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو خلافت اور احمدیت سے مخلصانہ وابستگی اور نظام سلسلہ کی دلی طور پر اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

رپورٹ انتظامات جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۷۲ء

نصیرہ صادقہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوا اور بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔ چونکہ گزشتہ سال جلسہ سالانہ انعقاد پذیر نہ ہو سکا تھا۔ اس لئے اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ کثیر تعداد میں شمع احمدیت کے پروانے تسبیح و تحمید اور درود شریف کا ورد کرتے مرکز میں آئے اور مرکز کی برکات سے متمتع ہوئے۔

قیام گاہ مستورات میں محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم افسر رابطہ تھیں اور محترمہ استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ ان کی نائبہ تھیں۔ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے ناظمہ قیام گاہ مستورات کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کی نائبات انجم چوہدری صاحبہ اور امۃ المصور صاحبہ تھیں۔ انچارج دفتر امۃ المومن ملک صاحبہ تھیں اور ان کی نائبہ محترمہ تسنیم کوثر صاحبہ تھیں۔ ۲۳ دسمبر کی شام کو دفتر ناظمہ کھولا گیا۔ اور جلسہ کا کام شروع ہوا۔ قیام گاہ مستورات دو حصوں میں منقسم تھی۔

۱۔ نصرت گرلز سکول

۲۔ جامعہ نصرت

ان دونوں قیام گاہوں میں مہمانوں کی تعداد ۶۵۸۴ تھی جبکہ ۱۹۷۰ء میں مہمانوں کی تعداد ۳۷۸۱ تھی۔ سکول، کالج اور ہوسٹل کے ۳۴ کمروں کے علاوہ ۶ برآمدوں میں بھی قناتیں لگا کر مہمانوں کو ٹھہرایا گیا۔ کالج کی گراؤنڈ میں ۲۰ چھولداریاں بھی لگوائی گئیں۔

کام کو درج ذیل شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔

استقبال و ملاقات — تقسیم کھانا — آب رسانی — صفائی

سٹور و روشنی — طبی امداد وغیرہ

سکول و کالج میں ۳۲۲ کارکنات نے کام کیا۔ اور بڑی محنت اور لگن اور خلوص سے مہمانوں کی خدمت کی۔ ہم ناظم مستورات محترم مبارک احمد صاحب انصاری اور ان کے نائبین محترم محمد اسلم صاحب صابر۔ اور محترم عبدالرشید صاحب کے تعاون کے شکرگزار ہیں جن کا دفتر جامعہ نصرت میں بیرونی گیٹ کے قریب دن رات کھلا رہا۔

اس جلسہ سالانہ سے قبل لجنات کے لئے یہ اعلان جاری کیا گیا تھا کہ لجنات ڈونگریاں بالٹیاں اور دسترخوان ہمراہ لائیں کیونکہ ان کی کمی ہے۔ اس اعلان کے مطابق جن لجنات نے سامان بہم پہنچایا ان کے نام الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔

درخواست دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی عرصہ دو سال سے لبا رعشہ میں بیمار چلا آرہا ہے اور اس وقت جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(جماعت علی شاہ انسپکٹر بیت المال علاقہ جڑانوالہ)

۲۔ چند دن ہوئے مجھے ایک پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے مضر اثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ماسٹر عبداللطیف سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ چک ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا

اکسیر معدہ
ہر گھر کی لازمی ضرورت
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
کا تیار کردہ
معدہ کی بہترین پھکی
پیٹ درد۔ نفخ اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۷۲/۱/۷ تا ۷۲/۱۰/۳۱

(۷)

۲۰۱	نعمان احمد صاحب دارالصدر غربی	ربوہ	۱۵/۰۰	روپے
۲۰۲	بشیر احمد صاحب ملک	کوئٹہ	۱۰/۰۰	"
۲۰۳	بیگم شیخ فیض قادر صاحب ناظم آباد	کراچی	۵۰/۰۰	"
۲۰۴	رفیق احمد صاحب D.F.O	گوجرانوالہ	۵۰/۰۰	"
۲۰۵	بیگم جنرل عبدالعلی ملک صاحب سی سی ہاؤس	منگلہ	۵۰/۰۰	"
۲۰۶	ڈاکٹر بیگم امۃ الحفیظ خان صاحب	کراچی ۳	۵۰/۰۰	"
۲۰۷	سعیدہ امۃ السمیع صاحبہ میکلیگن روڈ	لاہور	۱۰/۰۰	"
۲۰۸	عبدالقدوس نگبش صاحب مع بچگان	کوہاٹ	۲۰/۰۰	"
۲۰۹	حکیم سید پیر احمد صاحب	سیالکوٹ	۱۰/۰۰	"
۲۱۰	محمد زبیر صاحب میڈیکل پریکٹیشنر	پارہ چنار	۲۰/۰۰	"
۲۱۱	آغا اورنگ زیب صاحب آسٹریلیشیا بنک	لاہور	۱۰۰/۰۰	"
۲۱۲	چوہدری محمد نعیم صاحب شاہنواز لمیٹڈ	کراچی	۳۰/۰۰	"
۲۱۳	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۱۰/۰۰	"
۲۱۴	بیگم صاحبہ ڈاکٹر اظہار الحسن صاحب	سرگودھا	۱۰/۰۰	"
۲۱۵	شیخ منیر احمد صاحب	وہاڑی	۱۱/۲۵	"
۲۱۶	اقبال احمد صاحب شمیم دارالصدر شمالی	ربوہ	۱۲/۵۰	"
۲۱۷	محمد صدیق صاحب ہاشمی ڈیرہ غازی خان		۲۰/۰۰	"
۲۱۸	چوہدری عبدالمجید صاحب چک ۹ پنیار سرگودھا		۱۰/۰۰	"
۲۱۹	کیپٹن ظفر علی صاحب	ساہیوال	۱۰/۰۰	"
۲۲۰	چوہدری عبدالمنان صاحب	شیخوپورہ	۱۰/۰۰	"
۲۲۱	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ	ربوہ	۱۰/۰۰	"
۲۲۲	چوہدری نذیر احمد صاحب	بہاولنگر	۱۰/۰۰	"
۲۲۳	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ	گوجرخان	۳۷/۵۰	"
۲۲۴	شیخ اشفاق احمد صاحب	ملتان	۱۵/۰۰	"
۲۲۵	سلیمہ صاحبہ اہلیہ عبدالماجد صاحب	ملتان	۱۵/۰۰	"
۲۲۶	عبدالحمید صاحب ابن عبدالرحمان صاحب	گوجرانوالہ	۲۰/۰۰	"
۲۲۷	میاں عبدالغنی صاحب درویش	گوجرانوالہ	۱۰/۰۰	"
۲۲۸	بیگم مجیبہ شاہنواز صاحبہ	کراچی	۲۵/۰۰	"
۲۲۹	امۃ الباری نعیم صاحبہ	"	۱۰/۰۰	"
۲۳۰	سلیمہ بیگم خواجہ نذیر احمد صاحب	"	۱۵/۰۰	"
۲۳۱	بیگم سید انتظار حسین صاحب	کراچی	۱۰/۰۰	"
۲۳۲	زکیہ خاتون صاحبہ	"	۱۲/۰۰	"
۲۳۳	کلثوم بیگم صاحبہ دیہہ کنجر ضلع حیدرآباد		۱۰/۰۰	"
۲۳۴	چوہدری سلطان احمد صاحب	قصور	۵۰/۰۰	"
۲۳۵	عبدالغفار صاحب ولد عبدالغنی صاحب آف لنڈن		۳۰/۰۰	"
۲۳۶	بیگم میر نور احمد صاحب تالپور	حیدرآباد	۱۰۰/۰۰	"
۲۳۷	نعمت اللہ صاحب جیلانی	حیدرآباد	۱۰/۰۰	"
۲۳۸	چوہدری محمد رشید صاحب	حیدرآباد	۱۰/۰۰	"
۲۳۹	چوہدری برکات احمد صاحب ذبیح	حیدرآباد	۱۰/۰۰	"
۲۴۰	چوہدری محمد اکرم خان صاحب	حیدرآباد	۵۰/۰۰	"
۲۴۱	اقبال احمد صاحب بھٹی چیمبر ضلع حیدرآباد		۲۴/۰۰	"
۲۴۲	عطیہ راجہ صاحبہ سرگودھا بذریعہ لجنہ مرکزیہ ربوہ		۹۰/۰۰	"

(باقی)

خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد ہونے والے سالانہ امتحانات کی حسب ذیل تاریخیں مقرر کی گئی ہیں:۔

ضلع کراچی — اپریل — ۱۹۷۳ء
ضلع لاہور — جون — ۱۹۷۳ء
دیگر مجالس — جولائی — ۱۹۷۳ء

قائدین اضلاع و مجالس امتحانات کی تیاری کا ابھی سے اہتمام کریں۔ قائدین جائزہ لیں کہ ان کی مجلس کے کن کن خدام کے پاس نصاب کی کتب موجود نہیں۔ شعبہ ہذا قائدین کی اطلاع پر بذریعہ وی پی کتب ارسال کرے گا۔

(مہتمم تعلیم)

نوٹس داخلہ بی ایڈ

B.Ed کلاس میں داخلہ کے سلسلہ میں امیدوار اپنے اصل سرٹیفکیٹ و مصدقہ نقول مع پاسپورٹ سائز فوٹو ساڑھے آٹھ بجے صبح مندرجہ تاریخوں میں انٹرویو کے لئے حاضر ہو جاویں۔

(دفتر پرنسپل سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور)

۱۔ سرگودھا ڈویژن — ۲۵-۱-۷۳
۲۔ راولپنڈی ڈویژن — ۲۶-۱-۷۳
۳۔ لاہور ڈویژن — ۲۷-۱-۷۳
۴۔ ملتان بہاولپور ڈویژن — ۲۹-۱-۷۳

(کھلا مقابلہ سات امیدوار)

۵۔ اقلیتی کمیونٹی — ۲۹-۱-۷۳
۶۔ صرف انگلش گریجویٹ — ۲۹-۱-۷۳
۷۔ سپیشل Seats — ۳۰-۱-۷۳

کالج کے دفتر سے پراسپکٹس اور درخواست فارم اور انٹرویو سلپ ایک روپیہ ہر ایک کے لئے ادا کرنے پر یا بذریعہ ڈاک ۱/۷۵ روپے پر مل سکتا ہے۔ نیز پنجاب یونیورسٹی کے نتیجہ امتحان بی اے / بی ایس سی کے اعلان کے بعد انٹرویو کی تاریخوں کا اعلان کیا جائے گا۔

پرنسپل سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور

پاکستان ٹائمز ۷۳/۱/۱۸ (ناظر تعلیم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام

(بقیہ صفحہ ۳)

اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی گرفت میں لاتا ہے تو اس کا شدید العقاب اور شدید البطش ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جب اس کی وجہ سے کسی کے ساتھ محبت کا اظہار ہوتا ہے تو اس کے ودود ہونے کا پتہ لگتا ہے جب وہ رافت کا برتاؤ کرتا ہے تو رؤوف ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جب وہ کسی کو غیر معمولی شفا دیتا ہے تو شافی کی صفت ظاہر ہوتی ہے جب وہ کسی کی مدد فرماتا ہے تو نصیر کی صفت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جب وہ دوستی کا حق ادا کرتا ہے تو پتہ لگتا ہے کہ وہ ولی ہے۔ اسی طرح اس کی بہت سی اور صفات بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں میں ان سب صفات الٰہیہ کے اظہار کے نمونے بکثرت موجود ہیں یہاں ان کے درج کرنے کی گنجائش نہیں۔ آپ کو دعا کی قبولیت کا اعجاز نہ دیا جاتا تو اسلام کا احیاء نہ ہو سکتا اور اسلام کے غلبہ کی بنیاد نہ پڑ سکتی۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ اس قسم کا براہ راست تعلق پیدا کرانا ہی مذہب کی غرض و غایت ہے اور یہ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے پوری ہوئی۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

درخواست دعا

میرے بھائی مکرم میاں لال دین صاحب کو ۱۳ جنوری کو ایک حادثہ میں سخت چوٹیں آئیں سول ہسپتال کھاریاں میں زیر علاج ہیں احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (میاں غلام محمد شیخ پور ضلع گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی۔ ربوہ)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کی تحریک جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کے موقع پر عاجزہ نے پیش کی تھی اس چندہ کی اغراض مندرجہ ذیل تھیں:۔

۱۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ کی اشاعت
۲۔ اشاعت قرآن کے لئے ایک لاکھ روپے کی پیشکش۔
۳۔ دفتر لجنہ اماء اللہ اور ہال کی از سر نو تعمیر۔

سو الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ پچاس سالہ تاریخ کی تین جلدیں اب تک شائع ہو چکی ہیں۔ ایک لاکھ روپے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سالانہ اجتماع کے موقع پر پیش کیا جا چکا ہے۔ دس ہزار روپے دفاع پاکستان کے لئے پیش کئے گئے تھے اس وقت تک کل وصولی اس چندہ کی دو لاکھ اڑسٹھ ہزار نو سو نو روپے چوہتر پیسے ہوئی ہے جس میں سے ایک لاکھ دس ہزار روپے کی ادائیگی کے بعد ایک لاکھ اٹھاون ہزار نو سو نو روپے چوہتر پیسے باقی ہیں۔

تعمیرات کا کام عنقریب نقشہ تیار ہونے پر شروع کر دیا جائے گا۔ لیکن مجوزہ تعمیرات کے مدنظر یہ رقم ابھی بہت کم ہے اس لئے لجنات اس سال اس چندہ کی طرف خصوصی توجہ کریں۔ ہماری بہنوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں چھ لاکھ روپے مسجد نصرت جہاں کے لئے جمع کر دیا تھا۔ اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بہت ترقی کر چکی ہے کوئی وجہ نہیں کہ اتنی سی رقم ہماری بہنیں جمع نہ کر سکیں۔ صرف ضرورت ہے صحیح رنگ میں ان تک تحریک پہنچانے کی جو بہنیں پانچ صد یا اس سے زائد رقم ادا کریں گی ان کے نام نئے تعمیر شدہ ہال میں انشاء اللہ کندہ کروائے جائیں گے۔

لجنہ اماء اللہ کا اردو مجلہ

لجنہ اماء اللہ کے پچاس سال پورا ہونے کی خوشی میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بطور یادگار ایک مجلہ شائع کروایا ہے جس میں اختصار کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ خدمات کا تذکرہ ہے۔ اس مجلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء سلسلہ کے علاوہ بہت سے تاریخی فوٹو بھی ہیں۔

ابھی تک بہت کم بہنوں نے مجلہ خریدا ہے یاد رہے کہ یہ مجلہ صرف ۱۹۷۲ء میں اس موقع پر شائع کروایا گیا تھا۔ تا آپ دوسروں کو پڑھنے کو دیں اور سب کو لجنہ کے متعلق علم ہو۔ ختم ہونے پر نہ مل سکے گا۔ اس لئے سب بہنیں اور لجنات فوری طور پر منگوا لیں ہر احمدی گھرانہ میں کم از کم ایک مجلہ ضرور ہونا چاہیئے اسی طرح صاحب استطاعت بہنیں خرید کر دوسروں کو بھی دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرم سید شاہ زمان علی صاحب لاہور کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے خسر سید شاہ زمان علی صاحب بقضائے الٰہی ۷۸ سال کی عمر میں ۱۳ جنوری کو آٹھ بجے شب لاہور میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بہت نیک علم دوست اور احمدیت کے شیدائی تھے آپ کی اولاد میں تین بیٹیاں ہیں اور دو بیٹے سید مظفر علی، اور سید مبشر علی ہیں۔ آپ کے داماد سید منیر احمد صاحب باہری سید احمد ذکاء صاحب اور خاکسار ہیں۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(سید عبدالغفور حکیم حاذق)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں۔ (مینیجر)

آمد رکھنے والے ہر احمدی دوست کو بجٹ میں شامل کیا جائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء میں ارشاد فرمایا

"بجٹ ہر جماعت کا ایک آنہ فی روپیہ کے لحاظ سے ہو اور سارے کے سارے افراد کے لحاظ سے ہو خواہ وہ دہندہ ہوں یا نادہندہ ہوں"

بعض جماعتیں کمزور احباب کا بجٹ الگ بنانا چاہتی ہیں یا انہیں بجٹ میں شامل ہی نہیں کرتیں اس سلسلہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۱ء میں ارشاد فرمایا

"ایک دوست نے بجٹ پر بحث کے دوران میں ایک تجویز یہ پیش کی تھی کہ جو دوست چندہ دینے میں سست ہیں ان کو الگ کر کے جماعتوں کا بجٹ تجویز ہونا چاہیئے۔ ان کی اس بات کا ناظر صاحب بیت المال نے بھی جواب دیا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں یہ ایسی بات ہے کہ جس کے متعلق مجھے بھی کچھ کہنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اس قسم کی اجازت دی جائے اور جماعتوں کو یہ کہا جائے کہ کمزور لوگوں کے نام اپنی جماعت میں شمار کریں اور ان کو مستثنیٰ کر کے بجٹ تجویز کیا جائے۔ تو یہ چیز قوم کے لئے خودکشی کے مترادف ہوگی۔ اگر ہر دفعہ شخص جو جماعتوں کو کمزور دکھائی دے اس کا نام کاٹنے کی انہیں اجازت ہو تو آج اگر ایک سست ہے تو کل دو سست ہو جائیں گے۔ پرسوں تین ہو جائیں گے اور اترسوں چار سست ہو جائیں گے۔ اس صورت میں تو ان کا بجٹ اگر آج چار سو کا ہے تو اگلے سال ساڑھے تین سو کا رہ جائے گا۔ اور اس سے اگلے سال تین سو کا۔ کیونکہ ہر دفعہ میں کہیں گے کہ اتنے آدمی چونکہ سست ہو گئے ہیں اس لئے اب کی دفعہ ہم نے ان کو بجٹ میں شامل نہیں کیا۔ پھر سوال یہ ہے کہ اگر کمزور لوگوں کو الگ کر کے وہ چندہ بھجواتے ہیں۔ تو اس میں ان کی کون سی خوبی ہے۔ یہ تو مفت کی نیک نامی حاصل کرنے والی بات ہے۔ جو دیتا ہے وہ تو خود بخود دے رہا ہے۔ اس میں تمہاری کون سی خوبی ہے ... ... پس یہ طریق بالکل غلط ہے۔ اور جماعت کے لئے سخت مضر ہے۔ اس سے نہ صرف جماعت کسی تعریف کی مستحق نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کے افراد میں ترقی کی بجائے تنزل کے آثار پیدا ہو جائیں گے۔ اور جب کمزوروں کے نام جماعت کی لسٹ سے کاٹ دیئے جائیں گے تو ان کی اصلاح کا خیال جاتا رہے گا اور رفتہ رفتہ ان کا ایمان ضائع ہو جائے گا۔" (رپورٹ مشاورت سنہ ۱۹۴۱ء)

ناظر بیت المال آمد ربوہ

احباب محتاط رہیں

فضل الرحمٰن صاحب نے اخبار الفضل مطبوعہ ۶ جنوری ۱۹۷۳ء میں ایک اعلان زیر عنوان "حب مشرق" شائع کروایا ہے۔

محض اشتہار کی وجہ سے دوست سادگی سے "فاران لیبارٹریز" پر اعتبار نہ کریں، بلکہ خود پورے اطمینان اور دیکھ بھال کے بعد اس کے ساتھ معاملہ کریں۔ الفضل میں اشتہار کوئی ضمانت نہیں ہے۔ اگر نقصان اٹھائیں تو ذمہ داری کسی کی نہیں ہوگی۔

(ناظر امور عامہ)

ولادت

میرے لڑکے منصور احمد صاحب حال مقیم لندن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا لڑکا مورخہ ۲۷-۱۲ بروز جمعرات کو عطا کیا ہے جس کا نام مبشر احمد تجویز کیا گیا ہے نومولود مکرم محمد حسین صاحب مرحوم نیا محلہ جہلم کا پوتا اور مکرم خواجہ عبد الحق صاحب ڈائریکٹر راولپنڈی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے نیک اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(عائشہ بی بی بیوہ محمد حسین صاحب احمدی مرحوم نیا محلہ نزد مسجد احمدیہ جہلم۔)